ونیا نور محمدی وصحابی رسول

نائب مدیر سیلہار خودی بھی سب جھول

یھدی الله لنوره من یشاء

تاریخ اشاعت

بم نومبر ۱۹۱۰ء

اخبار

بذریعہ وی پی پارسل قیمتی

ایکدمہ تیرہ آنہ

مجرکتاب

کو متعلقہ

موصل ہو

۹ نومبر ۱۹۱۰ء

تاریخ اشاعت پندرہ روزہ

ضوابط

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ چہ شنماہی عہ واعظین اور طلبا سے ایک روپیہ پیشگی۔

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت (صہ) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان رسالہ ہذا کی فہرست میں درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کے گرد وغبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی ونقلی دور کرنا۔

(۴) دہی تاج برطانیہ کی خیر خواہی کو مسلم قوم میں بادا نانک جیکی تعلیم کا پرچار کرنا

نمبر ۳ | ایڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف۔ قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۰ء | جلد ۲

اگر ضرورت ہو تو طلب فرمائیں

ہر قسم کی عینکیں ہر قسم کی گھڑیاں

لودیانہ کے نایاب تحفے

رائکوپ سسٹم۔ ریوے ریگولیٹر ۸ عہ سے ۵ روپیہ تک
کلائی پہ باندھنے کی رسٹ واچیں قیمت سے روپیہ سے چھ روپیہ تک
ولیٹ اینڈ واچ کمپنی کی مشہور ومعروف گھڑیاں قیمت سے روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک
تمام ہیں معمولی اور امریکن بی ٹائم پیس ۲ عہ سے ۵ روپے تک
جاپانی آفس کلاک اور امریکن ایلونیا کلاک قیمت سے روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک

سر کو باندھنے کی سادہ اور صوفیانہ لنگیاں کلاہ۔ دریاں ساختہ لودیانہ اور جفت پاپوش خاص ساختہ لودیانہ جو سادگی سبک پن اور مضبوطی کی وجہ سے دور دراز تک تحفہ بھیجی جاتی ہیں ہماری معرفت منگوائیں ؛

ڈرکوپ پف اور پنکی سلائی کی مشینیں اور انکے پرزہ جات بھی ہمارے ہاں فروخت ہوتے ہیں مال عمدہ باکفایت اور دیانت داری سے روانہ کیا جاتا ہے فرمایش کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط نام اشیاء مطلوبہ اور اسکی کیفیت اور تخمینا قیمت ضرور تحریر فرمایا کریں ؛

المشتہر آپکا خادم شیخ محمد شفیع احمدی سوداگر چوڑا بازار لودیانہ

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف پبلشر کے لئے قادیان میں شائع ہوا)

اسلام لیون کمزور ہے

آہ! وہ اسلام جس نے ایرانیوں کے آتشکدوں کو ہمیشہ کے لیئے سرد کیا وہ اسلام جس نے تثلیث کو توڑ کر توحید کا نعرہ بلند کیا وہ اسلام جس نے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کا کھنڈن کر کے کیول ایشور سے لگن لگا دی۔ وہ اسلام جس نے منش جاتی کے جھلسے ہوئے دلوں پر گیان کی بارش کر کے ابدی شانتی کا دان دیا۔ وہ اسلام جس نے چار دانگ عالم کو چاہ مذلت سے نکال کر چاہ زمزم کا آبحیات پلایا۔ وہ اسلام جس نے ہم لوگوں کو تحت الثریٰ سے نکال کر تہذیب کا راستہ تبلایا وہ اسلام جس نے حیوان سے انسان اور

اور پھر انسان سے باخدا انسان بنایا

مگر ہائے آج ہم اس اسلام میں کیا دیکھتے ہیں پھوٹ نفاق آپادھاپی نفسا نفسی آہ! وہ اسلام جس نے تمام دنیا کو ایک سلک میں منسلک کرنیکا بیڑا اٹھایا تھا۔ مگر آج ہم اسی اسلام کے دعویدار بنکر جھاڑو کی سنیکوں کی طرح بکھر رہے ہیں۔ وہ اسلام جس نے تمام "کلمہ گو" کو باہمی بھائی بھائی بنانیکا وعظ کیا تھا۔ ہائے آج غریبوں کے السلام علیکم کا جواب دینا امرا اپنے لیئے باعث ہتک خیال کرتے ہیں۔ آہ! وہ اسلام جس کے سہانے باغ میں بادنسیم دن رات بہا کرتی تھی آج اسکے سہانے باغ میں

بادسموم کے جھونکے چل رہے ہیں

آہ! وہ اسلام جو شانتی کا سمندر تھا آج وہ اشانتی کا کیندر بن رہا ہے۔ اسوقت مجھے ایک سبق آموز واقعہ یاد آگیا جسنے میرے دل کو کپکپا دیا ہے

ایرانیوں نے جب پچیس لاکھ فوج سے یونان پر حملہ کیا تھا۔ اسوقت یونان کے دو ہزار آدمی مع شاہ اسپارٹا کے ایک گھاٹی میں ایرانیوں کے ہاتھ سے کٹ کر مر گئے تھے ان لوگوں نے صرف اپنے

وطن کی حمایت میں جان دی تھی

جس اسی جگہ جہاں انکا مقتل ہے ایک پتھر پر یہہ عبارت کندہ کر کے لگا دی گئی تھی۔ کہ

"اے وہ شخص جو سپارٹا کو جاتا ہے اسپارٹا والونکو یہ پیغام پہنچا دے کہ انکے جانثار دوست یہاں آرام کر رہے ہیں"۔

یہ عبارت خود ہی کیا کم مؤثر تھی مگر اُس سین نے اسے اور بھی مؤثر بنا دیا۔ جب کوشش ہو رہی تھی کہ یونان والونکو ترکوں کے ہاتھوں سے آزادی دلائی جائے جب انگلستان کا مشہور آتش زبان شاعر لارڈ بیرن اس مقام پر جا کے کھڑا ہوا اور عجب درد کے لہجے میں اپنی وہ نظم پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے۔

اے سپارٹا کے دوستو! اور یونان پر جان قربان کرنیوالو! یونان والوں میں اب اتنا دم نہیں ہے کہ آپ اپنی مدد کر سکیں نہ کوئی انکا یار ہے۔ نہ مددگار ہے اس بیکسی کیوقت میں خواب غفلت سے اٹھو اور سپارٹا والونکی مدد کرو"

اس نظم نے یورپ بھر میں ایک تھلکہ مچا دیا تھا اور اسی جوش کا یہ نتیجہ تھا۔ جو آج دیکھتے ہو کہ یونان سلطان روم کی ماتحتی سے آزاد ہے اور ترکوں کے مقابلہ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام بھی اب اسی بیکسی کی حالت میں ہے۔ بلکہ وہاں تو تمام دل یورپ مدد کو آمادہ تھیں۔ یہاں کوئی پرسانِ حال بھی نہیں کیا مسلمانوں کا ادبار اس درجہ کو پہنچ گیا۔ کہ

KHILAFAT LIBRARY

کوئی اتنا بھی نہیں جو اسلام کے اولیاء اور صلحا کے مقابر پر جا کھڑا ہو۔ اور اسلام کے قدیم بستر خاک پر سونیوالے بہادروں اور عاشقوں سے وہ جملہ کہدے جو خاک یونان میں سونیوالوں سے لارڈ بیرن نے کہا تھا وہ کہے

"اے اُنکی سراپا رونق بزم اسلام کے مسرور خواب عدم سے چونکو آنکھیں ملتے ہوئے اٹھو اور دیکھو کہ اسلام جسے تم بڑی رونق پر چھوڑ گئے تھے وہ کس حالتِ ادبار کو پہنچ گیا نہ کوئی اسکا مونس ہے اور نہ یار ہے ایسے وقت میں تمہارا اٹھنا ضروری ہے ہمت کے پاؤں سے کھڑے ہو اور جسکی پہلے مدد کی تھی اسکی پھر کرو"

اسلام کی وہ خوبی جس پر اسلام کو ہمیشہ فخر رہا ہے جسکا ذکر قرآن شریف میں کئی بار آیا ہے وہ یہ ہے کہ تم سب کلمہ گو" بھائی بھائی ہو اسلام ذات پات کا سخت مخالف ہے۔ اسلام تو واردوں کیا تہذیبی مسلمانوں جیسا بلکہ اس سے بھی زیادہ سلوک کا بار بار ہدایت کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ وہ آدمی جنہوں نے اسلام کے لیئے خویش اقارب سے قطع تعلق کیا۔ اپنے گھروں سے جلاوطن کیئے گئے جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سے دست بردار ہو گئے انکے اپنے بیگانے بن گئے اے مسلمانو! اول تو تم کلمے اپنوں سے بڑھکر ورنہ اپنوں جیسا سلوک ضرور کرو

آہ! ہم نے اس زریں ہدایت سے منہ پھیر لیا

ہم غیر مذاہب والیکو جب یہ وعظ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب میں کوئی ذات پات کا جھمیلہ نہیں۔ اسلام اس گورکھ دھندے سے بیزار جو مسلمان ہوا اور سچے دل سے کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ کو پڑھا وہ ہمارا بھائی اور ہم اس کے برادر بہر ہم میں اور اس میں کوئی تبعید نہیں بیشک یہی ایک شاہراہ کامیابی تھی جسپر چل کر ہمارے بزرگانِ سلف نے ہلاکوؤں کو غلام بنالیا۔ لوگ راج پاٹ چھوڑ کر اسلام کے لیئے گداگری کو ترجیح دینے لگے۔ کیونکہ دنیا میں اور کوئی ایسا مذہب نہیں جو اس مذہب کے پیروؤں کو ایک پلیٹ فارم پر ایک ہی رو میں کھڑا کرنیکا ناز کرسکے یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے تب ہی تو اسلام کو یہ فخر ہے کہ وہ نیشنلٹی کا وعظ نہیں کرتا۔ بلکہ ہیومنٹی کا اپدیش دیتا ہے۔ مگر مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر اس یگانہ فخر کو بھی کھودیا۔ مسلمانونکی حالت زار کو دیکھکر مولنا عبدالحلیم صاحب شرر ایڈیٹر دلگداز اپنے رسالہ بابت ماہ اگست میں تحریر فرماتے ہیں "مسلمان مسیحیوں کے مقابل آفریقہ میں کامیاب ہیں اور ہندوستان میں ناکام ہماری انجمن تبلیغ اسلام کو پہلے اس راز کا پتہ لگانا چاہیئے۔ کہ وہاں کیوں کامیابی ہے۔ اور یہاں کیوں ناکامی اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں رہکر ہندوؤں کی ذاتونکی تفریق سیکھ لی ہے۔ اور اخوت اسلام کو ترک کرکے ایکدوسرے کو بلحاظ ذات اور قومیت اپنے سے ذلیل اور حقیر تصور کرنے لگے ہیں ایک شریف سے شریف ہندو بھی اگر مسلمان ہو جائے تو اسے کسی شریف گھرانے کی بیٹی نہیں ملسکتی۔ بلکہ شریف درکنار کوئی ادنےٰ درجہ کا مسلمان بھی معزز سے معزز نو مسلم کو نہ اپنی برادری میں لیگا اور نہ اپنی بیٹی دیگا۔ آپ جب لوگوں کو مسلمان بنا کے انکی برادری سے چھڑاتے ہیں اور اپنی برادری میں لیتے نہیں پھر کسی کے مسلمان ہونیکی کیا وجہ ہو سکتی ہے یہی کمی آفریقہ کے واعظین اسلام میں نہیں اور ہندوستان کے واعظین میں ہے"۔

یہ پڑھکر مولنا کے لیئے بے ساختہ میرے دل سے دعائیں نکلیں اور میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ کہ جس بات نے مجھے پارہ پارہ کر دیا وہ یہ تھی کہ جب کبھی مجھے کسی نومسلم سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو اسکے اسبات کا سخت شاکی پایا گیا۔ میں اپنے ان بہت سے واقعات سے اس وقت صرف دو واقعات پیش کرتا ہوں جس کو سنکر وہ انسان جس کے پہلو میں دردمند دل ہے جو اپنے بچوں اور بھائی بہنوں والا ہے اس سنسنی خیز واقعات کو سن کر ضرور اس کے بدن کو لرزہ چھڑ جائیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک نومسلم کی دردناک کہانی

ایک نومسلم جس کی عمر بصد تکمیل

۱۵ سال کی ہوگی اور آبائی خاندان کے لحاظ سے وہ ہندوؤں کے ایک نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکا بڑا بھائی ایک ہندو ریاست میں مدارالمہام تھا جب وہ مشرف بہ اسلام ہوا تو مسلمانونکی ایک انجمن نے جسکو اشاعت اسلام کا بڑا دعویٰ تھا۔ اسنے للہ ماہوار اس کا وظیفہ مقرر کیا۔ بھلا وہ لڑکا جس نے امیر گھرانے میں پرورش پائی ہو اُسے للہ ماہوار سے کیا بنتا ہے غیر اسکے اسلام لانیکی بات سنکر اسکے لگے سگے اسکے پاس آکر رونے پیٹنے لگے۔ اسے بہت ہی سمجھایا بجھایا۔ مگر اسلام کی سچائی اس بچے کے روم روم میں رچ چکی تھی اسنے اپنے عزیزوں کو دوٹوک جواب دیا کہ میں کسی لالچ کے لیئے مشرف باسلام نہیں ہوا اسلام کی سچائی نے مجھے کھینچا ہے اسلیئے میں تمکو بھی اس سچے مذہب کی دعوت دیتا ہوں۔ جب اس کے عزیزوں نے دیکھا کہ یہ کسی طرح پر پانی پڑنے دیتا ہی نہیں۔ تو انھوں نے تھانے* میں جاکر رپورٹ کی کہ ہمارا بچہ نابالغ ہے اور مسلمانوں نے پھسلا کر مسلمان بنا لیا ہے سرکار اس بچے کو طلب کیا۔ اس بالک نے انسپکٹر پولیس کے سامنے (جو ہندو تھا) للکار کر یہ جواب دیا۔ کہ میں اسلام کی سچائی کو دیکھکر مسلمان ہوا ہوں۔ اب اسلام سے مجھے کوئی طاقت نکال نہیں سکتی میں نابالغ نہیں بلکہ بالغ ہوں۔ یہ کہرا جواب سن کر انسپکٹر پولیس نے کہدیا کہ میں اس بچے پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتا یہ صابر نوجوان دو ڈھائی سال تک چار روپیہ ماہوار کا وظیفہ لیکر ایک اسلامیہ ہائی سکول میں پڑھتا رہا اسنے کئی دفعہ ناظمانِ مدرسہ کیخدمت میں گڑگڑا کر درخواست کی۔ کہ چار روپیہ میں میرا گذارہ نہیں ہوتا۔ میرے وظیفہ میں کچھ اضافہ کیا جائے۔ مگر ناظمانِ مدرسہ کے حسن ظن ناظم ہمیشہ یہ دوٹوک فیصلہ دیکر بے لاگ جواب دیتے رہے کہ گیا تم روپیہ کے لیئے مسلمان ہوئے ہو" آخر اس بالک نے دق آکر اپنی والدہ کو خط لکھا کہ مجھے خرچ کی بہت تنگی ہے آپ میرے لیئے کچھ بھیجدیا کریں یہ سادہ الفاظ پڑھکر ماتا کی آنکھ نے جوش مارا اور اس ماتا نے ۱۰ روپیہ ماہوار کی مدد دینی شروع کردی جب ناظمانِ مدرسہ نے یہ سنا کہ اسکو گھر سے ۱۰ روپیہ ماہوار کی مدد ملتی ہے تو نہایت سختگی سے یہ حکم لکھکر بھیجدیا کہ تمکو تمہاری والدہ کافی سے زیادہ مدد دیتی ہے اسلیئے آج سے تمہارا وظیفہ بند کیا جاتا ہے"۔

یہ کلمہ پڑھکر بیساختہ اس لڑکے کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ ان لوگوں نے بیفائدہ حکم لکھنے کی تکلیف کی۔ میں تو خود ہی وظیفہ بند کرانیکو تھا۔

خیر کچھ مدت کے بعد اسکے بھائیوں نے اسکے حصہ کی جائداد جو بیس پچیس ہزار کی تھی اس سے الگ کرنا چاہا یہ سنکر وہ لڑکا اسکا تصفیہ کرانیکے لیئے دس یا پندرہ دن کی رخصت لے کر اپنے گھر گیا۔ مگر اسنے وہاں جاکر جب دیکھا کہ اسکے بھائی کسی طرح ماننے ہی نہیں تو اسنے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا غرضیکہ

* پولیس سٹیشن

اسی جھیلے میں اسے ایک مہینہ لگ گیا ایک مہینے کے بعد مدرسہ کے ناظم نے ایک شاہی حکم لکھکر اُسے بھیجدیا۔ "چونکہ ایکماہ گزر گیا اور تم حاضر مدرسہ نہیں ہوئے۔ لہذا اب تم مت آؤ"

خیر مقدمہ کی فراغت کے بعد وہ لڑکا خواہ مخواہ مدرسہ میں آگیا اور آکر داخل ہونیکے لیے بہت زور لگایا مگر مدرسہ کے ناظم نے داخل کرنے سے قطعی انکار کردیا جب بار بار بلک بلک کر اُس بالک نے استدعا کی تو ناظم صاحب نے یہ جوابدیا کہ ہم ایکدفعہ تمہارے نہ داخل کیئے جانیکا حکم صادر کرچکے ہیں۔ ہم کسی صورت میں بھی اسکو واپس نہیں لے سکتے۔ کیونکہ اس سے ہماری (ڈسپلن) ضبط میں فرق آتا ہے"

یہہ جواب سن کر وہ لڑکا پھوٹ پھوٹ رہتا تھا۔ مگر ناظم مدرسہ کے دل میں رحم نہیں آتا تھا۔ اس لڑکے کی درد بھری کہانی سنگدلونکو موم بناتی تھی مگر لوگوں کے موم ہونے سے کیا فائدہ جبکہ ناظم مدرسہ کا دل پتھر کو مات کر رہا تھا"

KHILAFAT LIBRARY

آخر وہ بیچارا وہاں سے ڈبل مایوس ہوکر اپنے گھر ضلع جالندہر میں چلا گیا۔ اس کے بڑے بھائی نے اُسے زبردستی آریہ ہائی سکول میں داخل کروادیا چونکہ وہ ایک جوشیلہ لڑکا تھا۔ اسلیئے مذہبی مسائل میں اُس سکول کے پنڈت اور دیگر اساتذہ کا ناک میں دم کردیا۔ مگر وہ ہر طرح سے ناز برداری کرتے رہے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ ان تلوں میں تیل نہیں تو اسکو اپنے سکول سے نکالدیا۔ اب وہ جوشیلہ ایماندار بالک مشن ہائی سکول جالندہر میں پڑھتا ہے اور وہاں بھی اپنی ایمانی قوت سے مسیح کی بھیڑ دنکا ناک میں دم کررہا ہے

ایک اور نومسلم کی سخت ہی دردناک کہانی

دوسری کہانی اس سے بھی زیادہ دردناک اور سخت ہی حیرت انگیز ہے۔ ایک چہتری کل (ذات) سے مشرف بہ اسلام ہوا نہ صرف اعلیٰ انگریزی تعلیم یافتہ تھا۔ بلکہ شاستری علم میں بھی اسقدر مہارت رکھتا تھا کہ تمام ہندوستان میں معدودے چند ہی اسکے ہم پلّہ ہونگے۔ وہ شاستری میں بے تکلف بات چیت کرسکتا تھا۔ سناتنی اور آریہ اس سے بحث مباحثہ کرتے وقت اکثر چکرایا کرتے تھے اسکے مشرف بہ اسلام ہونے سے ہندو کیمپ میں ماتم کیا گیا۔ اسکے واپس لینے کے لیئے ہر طرح کے جتن کیئے گئے۔ مگر ہر طرح سے انکے آبائی مذہب والونکو مایوسی ہی نظر آئی۔ اور آخر بہت کچھ ہاتھ پاؤں مار کر خاموش ہوگئے۔

اور مسلمانوں کو بھی ایک خاص دلچسپی کا سامان ہاتھ آگیا جس جگہ کوئی آریوں وغیرہ کا جلسہ ہوتا اسے وہاں لیجاتے اور مقابلہ کے لیئے چیلنج دیتے اس طرح آریونکو چڑچڑا کر انکا ناک میں دم کردیا۔

آخر کچھ عرصہ کے بعد اس نومسلم کی شادی کا سوال اٹھایا گیا۔ اور وہ آدمی جو آریوں کے جلسے میں اسکے پیش کرنے سے سب سے بڑھکر پیشقدمی دکھلایا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر آکر سب نے پیچھے سرکنا شروع کیا اور بڑی ردوکد اور لے دے کے بعد اس نومسلم کا قرعہ ایک "مصلّن بدھوا" پر پڑا۔

بھائیو! خیال فرمانے کی بات ہے کہ مسلمان ہو ہندوؤں کی ممتاز ذات یعنی چہتری بن سے اور ہو بھی اس مذہب کا عالم اور فاضل اور ہو بھی نوجوان اور پھر ہو بھی خوبصورت ان تمام صفات کی موجودگی میں اسکے نکاح کیلیئے ایک "بدھوا مصلّن" پیش کیجائے آخر اس بے نظیر تالیف قلوبی نے اس نومسلم کے دل کو پارہ پارہ کردیا۔ اور وہ اس روز سے دن بدن اپنے نئے بھائیوں سے آزردہ اور رنجیدہ ہوتا گیا۔ اور ہر طرح سے مایوس ہوکر آخر کار اسلامک لائف سے ریٹائر ہوکر پھر اسکو اپنے آبائی مذہب کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ اور ہندوؤں نے نہایت خوشی سے پھر اُسے اپنی چھاتی سے لگایا اور اس کی واپسی پر خوشی کے جشن کیئے گئے جب اسکے پھر ہندو ہونیکی خبر مسلمانوں کو ہوئی کہ اسکی شادی کی تجویز اسکی ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے چند سمجھدار لوگوں نے تو افسوس کیا مگر بعض۔ موچھوں کو تاؤ دیکر بڑے گھمنڈ سے یہ کہتے رہے کہ مصلن کے ساتھ شادی کرنے میں تو ہم اسکا امتحان لینا چاہتے تھے مگر اسنے امتحان میں ثابت قدمی نہ دکھلائی فیل ہوگیا آہ کیسی انوکھی منطق ہے۔

اگلے تو اندھا نگلے تو کوڑھی

اسی کا نام ہے اگر وہ شادی کرلیتا۔ تو تمام عمر آتش دوزخ میں جلتا اور اب جو اسنے شادی نہ کی۔ تو وہ پھسڈی بنگیا۔ ہائے ایسی ضد کا کیا ٹھکانا۔

اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ وہ نومسلم بہت جلد گھبرا گیا۔ مگر آخر انسان تھا۔ اس درگت اور دردشا میں پورا نہ اتر سکا۔

مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ ایک مسلمان کا بچّہ خواہ لنگڑا اور لولہ ٹھیرہ بہرہ بھینگا۔ اسکی ایک آنکھ میں پھولا ہو۔ چیچک زدہ ہو لٹورہو اسکے لیئے اعلیٰ سے اعلیٰ خاندان میں جگہ ملسکتی ہے اسکے تمام عیب چھپ سکتے ہیں۔ مگر ایک نومسلم خواہ وہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہو۔ خواہ وہ کتنا ہی عالم فاضل کیوں نہو خواہ وہ کتنا ہی تہجد گزار کیوں نہ ہو خواہ وہ کتنا ہی ایماندار کیوں نہو۔ مگر اس کی شادی کے لیئے سخت سے سخت مشکلات حایل ہیں اول تو اسکی شادی کے لیئے سوال پیدا ہوتا ہی نہیں۔ اگر ہو بھی تو "مصلّن" یا "بدھوا" اسکے لیئے حاضر ہے

نومسلم کا پہلا کام

عام طور پر جب پہلے پہلے مسلمان بھائی کسی غیر مسلم کو مسلمان بناتے ہیں۔ تو اسکے لیئے قرآن شریف وغیرہ پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ اسکو دین حقہ کی تعلیم سے بالکل بیخبر رکھا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان بناکر جو پہلا کام

جاتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ اسکو ایک گیدڑ والا پروانہ لکھکر دیا جاتا ہے۔ کہ جاؤ یہ "گیدڑ والا پروانہ" لو اور در بدر کی بھیک مانگا کرو۔ گویا یہ اس کی ترقی کا پہلا زینہ ہوتا ہے اور ایک غیرت مند آدمی ایسی دُرگت اور دُردشا کو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اس گیدڑ والے پروانے سے مسلمانوں کو ہی کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں وہ ایک آدمی کو فقیر بنا کر در در کی بھیک منگواتے ہیں۔ وہاں اسلام میں بھی مفت خوروں کی فہرست میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے اسلام کو ضعف پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے کہ اسلام میں لائق اور قابل فخر آدمیونکی آمد بہت کم ہو رہی ہے کیونکہ جب کوئی مسلمان کسی نومسلم کو خواہ وہ کتنی خوبی اور کتنے ہی کمال کا کیوں نہو۔ اُسے مساوات دینے کے لیئے تیار نہیں تو پھر اُسے کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ صرف "گیدڑ والا پروانہ" حاصل کرنیکے مسلمان ہو میں اکانت بیٹھکر اسبات پر بہت سوچتا رہا ہوں۔ اور عموماً دوستوں سے بھی اسکا تذکرہ کرتا ہوں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک نومسلم خوبصورت ہو نوجوان ہو اچھا پڑھا لکھا ہو مگر دوسری طرف ایک مسلمان کا لڑکا خواہ چیچک کا شکار کیوں نہو۔ مگر شادی کے معاملہ میں موخر الذکر ہی کامیاب ہوگا تو ایک دوست نے مجھے یہ جواب دیا ..... جو مجھے نہایت ہی پسند آیا اسلیئے میں اسکا یہاں اندراج کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔

کسی ملکہ نے اپنی ایک کنیز کو کچھ مٹھائی دیکر یہ بات کہی کہ جاؤ شیرینی کسی خوبصورت بچے کو دے آؤ کیونکہ ہماری منت یہی ہے باندی گئی ادھر اُدھر کو دیکھا اُدھر کو جھانکا۔ غرض پھر پھرا کر مٹھائی اپنے بچے کے دامن میں ڈال آئی جب بیگم نے پوچھا کہ کس مٹھائی کسے کھلائی تو کہا کہ بندی تو اپنے گلاب کو ہی دے آئی ہے فرمایا کہ تمہیں تو خوبصورت کا حکم دیا تھا۔ تیرے لڑکے کا رنگ مشکی چہرے پر چیچک کے داغ اور ایک آنکھ سے کانا۔ کہا حضور میری

KHILAFAT LIBRARY

نظر میں تو میرے نورِ نظر سے زیادہ خوبصورت کوئی بھی بچہ نہیں بلکہ دانشمند تہیں سمجھ گئیں کہ بیشک ہمہ کس را فرزند خود بجمال و عقل خود بہ کمال نماید۔

ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل

مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ راہ ہماری خانہ ساز راہ ہے۔ یا ہماری مسلمہ بزرگوں کا بھی یہی وطیرہ تھا۔ تو اسکے لیئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عہد پر ایک سرسری نظر ڈالنی پڑیگی۔ اور پھر یہ معمہ خود بخود حل ہو جائیگا

زید ایک غلام تھا۔ ان دنوں غلام کی قدر عرب میں چوپٹے چاروں سے بھی بدتر تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آزاد کر کے اسکے مشرف بہ اسلام ہونیکے بعد اپنی پھوپھی زاد بہن سے اسکا عقد کر دیا۔ آہ! یہ تھی بانیٔ اسلام کی تعلیم اور یہ تھی اسلامی مساوات جسکی سنہلی اور بینظیر تعلیم کو دیکھکر لشکر روم کے لشکر اسلام کی طرف کھچے چلے آتے تھے اگر ہم جیسے مسلمان ہوتے تو اُس غلام کو ایک گیدڑ والا پروانہ لکھکر دیدیتے اور کہتے کہ جاؤ۔ در در کی خاک چھانتے پھرو۔ بھائیو! مقابلہ کرو اپنے ہادی کے سنہری اصول کا اپنی کجروی سے وہ ایک غلام کو اپنی پھوپھی زاد بہن کا عقد کرا کر جو خوبصورتی میں بے نظیر اور ذات میں اعلیٰ اور افضل تھی۔ دنیا میں نیشنلٹی کے بھوت کو دور کر کے ہیومنٹی کا پھریرہ اڑاتا ہے۔ مگر دوسری طرف ہم ہیں۔ کہ ایک اعلیٰ ذات کا ہندو جو اپنے مذہب کا مستند عالم تھا مسلمان ہونیکے بعد اسکے لیئے ایک "مصلّن" اور مصلّن بھی بدھو تجویز کیجاتی ہے۔ ہائے ہم خود غرضی میں کتنے غرق ہو گئے ہیں ہمارے بزرگوں نے رائی کا پہاڑ کر دیا۔ اور ہم ایسے سپوت پیدا ہوئے کہ پہاڑ کی رائی بنا رہے ہیں۔

بدر کی لڑائی میں آنحضرت کی بینظیر رحمدلی کا ثبوت

پھر بدر کی لڑائی میں جب قریش کے آدمی پکڑے گئے اور انہیں حراست میں رکھا گیا تو امن ہونے کے بعد انہیں رہا کیا گیا اور وہ مکہ میں آئے تو اہل اسلام کی نسبت انہوں نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ خدا انکا بھلا کرے وہ ہمکو سواری دیتے تھے اور خود پیادہ پا چلتے تھے وہ ہمکو گیہوں کی روٹی کھانیکو دیتے تھے۔ اور آپ کھجوریں کھا کر گذارہ کرتے تھے"۔ آہ! یہ تھا ہمارے بزرگوں کا طرز عمل دشمن قیدی جو انکے جان کے پیاسے ہیں اپنی حراست میں لے کر آپ پیدل چلتے ہیں اور انہیں سواری دیتے ہیں آپ کھجوریں کھاتے ہیں اور انہیں گیہوں کی روٹی دیتے ہیں۔ سچ پوچھو۔ تو اسلام انکا اور وہ اسلام کے تھے۔ ہم نام کے مسلمان اسلام کی کیا قدر جانیں ؎

شنیدم کہ مردانِ راہ خدا
دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسّر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

اب ذرا آگے چل کر ہم خلافت راشدہ کے اُس پاک دار الخلافت میں پہونچتے ہیں اور حضرت فاروق اعظم کے در دولت پر حاضر ہوتے ہیں اسوقت حضرت عمر رضہ کا سادہ دربار گرم ہے۔ بہت سے لوگ اور معززین صحابہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور انکے دونوں صاحبزادے یعنی جگر پارہ ہائے سیدۃ النساء حسن حسین علیہم السلام بھی رونق افروز ہیں امرؤ القیس تمام لوگوں کے درمیان میں ہوتے ہوئے سیدھے جناب فاروق اعظم کے سامنے پہونچے اور کہا "السلام علیکم یا امیر المومنین حضرت عمر رضہ نے پوچھا کون کہا "امرؤ القیس بن عدی کلبی" اتنا سنتے ہی حاضرین میں سے ایک شخص بول اٹھا ہے امیر المومنین آپ نہیں پہچانتے یہی وہ شہسوار ہے جسنے جاہلیت میں معرکہ فلج کے دن قبیلہ بکر پر تاخت کی تھی" حضرت عمر رضہ نے پہچاننے کے بعد پوچھا اور یہاں آنے کس غرض سے ہوا" امرؤ القیس نے فوراً جواب دیا۔ ایمان لانے اور مسلمان ہونے کو"

جناب فاروق نے اسیوقت کلمہ پڑھوا کے مسلمان کیا اور اسکے ساتھ ہی ایک نیزہ منگوا کے اسپر ایک پھریرا آویزاں کیا اور انکے ہاتھ میں دیکے فرمایا جاؤ مینے تمکو شام میں مسلمانانِ قبیلہ قضاعہ پر سردار مقرر کیا۔ امراؤ القیس اس شان سے پلٹے کہ سر پر علم اسلام لہرا رہا ہے اور انکو اتنی جلدی اس شان اور رتبے پر دیکھ کے لوگونکو حیرت ہو گئی۔

یہ تھا ہمارے بزرگونکا طرز عمل اگر ہم جیسے مسلمان ہوتے تو وہ گیدڑ والا پروانہ لکھکر دے دیتے۔ کہ جاؤ در در کے کتے بھونکتے پھرو۔ وہ آدمی جسکے دل میں اسلام کے لیئے ذرا بھی درد ہے کیا یہ پڑھکر اسکے دل کو چوٹ نہیں لگے گی کہ کہاں گئے وہ مسلمان جو راہ چلتے مسافر کو اپنے طرز عمل سے حلقہ بگوش بناتے تھے۔ اور ایک ہم ہیں جو گھر آئے مہمانوں کو دھکے دیکر نکال رہے ہیں۔

اسلام میں مساوات

پھر آگے چلکر ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت عمرؓ کے عہد فتوحات عراق میں فرخ اور فرادنداد جو بارو سما اور نہاوند کے رئیس تھے۔ مطیع ہو گئے چنانچہ اظہار خلوص کے لیئے ایکدن ابو عبیدہ (سپہ سالار) کو عمدہ عمدہ کھانے بھیجے ابو عبیدہ نے دریافت کیا کہ یہ سامان کل فوج کے لیئے ہے۔ یا صرف میرے لیئے فرخ نے کہا اس جلدی میں ساری فوج کا اہتمام نہیں ہو سکتا تھا۔ ابو عبیدہ نے دعوت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ مسلمانوں میں ایک کو دوسرے پر کچھ ترجیح نہیں۔

یہ تھی اہل اسلام کی اصلی خوبی تھی تو اسلام کو یہ فخر ہے۔ کہ صرف اسرائیل کی بھولی ہوئی بھیڑوں کے لیئے نہیں آیا۔ بلکہ اسکا گیان تمام دنیا کے لیئے ہے۔ اسکا چشمہ فیض ہر ایک تشنہ لب کو بجھانے کے لیئے ہر وقت چل رہا ہے۔ اسکا در بخشش ہر ایک انسانی گیان کے محتاج کا لیئے کھلا ہے یہ ہیومنٹی کا بنتی دیتا ہے۔ نیشنلٹی کا نہیں۔ مگر آجکل ہم اپنی گریبانی میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ہمارے سینے کسقدر تنگ ہیں آپا دھاپ اور نفسا نفسی نے کہاں تک رنگ جمایا ہوا ہے

اور مساوات کا اثر

پھر جسوقت رومی ننگ کھاکر دمشق و حمص وغیرہ سے نکلکر انطاکیہ پہونچے اور ہرقل سے فریاد کی کہ عرب نے تمام شام کو پامال کر دیا۔ ہرقل نے انمیں سے چند ہوشیار اور معزز آدمیونکو دربار میں طلب کیا۔ اور کہا کہ عرب تم سے زور میں حمیت میں جمعیت میں سروسامان میں کم ہیں۔ پھر تم انکے مقابلہ میں کیوں نہیں ٹھہر سکتے۔ اسپر سب نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن ایک تجربہ کار بڈھے نے عرض کی کہ عرب کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچھے ہیں وہ رات کو عبادت کرتے ہیں دنکو روزہ رکھتے ہیں آپس میں ایک ایک سے برابری کیساتھ ملتا ہے۔ بڑوں کے چھوٹوں میں اور چھوٹوں کے بڑوں میں رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے کسی صورت میں غالب نہیں ہو سکتے۔ انکی ہر ایک بات میں مساوات کی جھلک نمایاں ہے

ہرمزان کا اسلام لانا

ہرمزان جو کہ مسلمانوں کے خون کا پیاسا تھا۔ بہت سے نبرد آزما جان باز مسلمانوں کو شاہ سواروں کو تلوار کے گھاٹ اتار چکا تھا۔ اور قادسیہ کے بعد سعد سے کئی دفعہ صلح کر کر قرار سے پھر چکا تھا اور نہاوند کے معرکہ میں اسنے مسلمانوں کے دلونکو بہت برہمی سے زخمی کیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کو ان باتونکا اسقدر صدمہ پہونچا۔ کہ آپنے کھلم کھلا اسکے قتل کا حکم نافذ فرما دیا تھا۔ مگر جب ہرمزان کی آنکھیں کھلیں اور اسکو معلوم ہو گیا۔ کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ جو دماغی بیماری کا ذریعہ بن سکتا ہو زرتشتی اور عیسائیت کی تعلیم اس کی حقانیت اور روحانیت کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ تو ہرمزان نے صدق دل سے کلمہ توحید پڑھکر مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہو گیا یہ خبر پاکر حضرت عمر بہت خوش ہوئے اور خاص مدینہ میں رہنے کی اجازت دی۔ اسکے لیئے دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ اور فارس وغیرہ کی مہمات میں اسکی فوج کا افسر مقرر کیا۔ اور لڑائی میں اکثر اس سے مشورہ لیتے۔"

یہ تھا ہمارے بزرگونکا طرز عمل جس نے تمام دنیا کو وطہ حیرت میں ڈال کر حلقہ بگوش بنا لیا تھا۔ جب ایک آدمی خواہ وہ اسلام کا کتنا ہی خطرناک دشمن اور ضرر رساں کیوں نہ رہ چکا ہو مگر جب صدق دل سے کلمہ توحید پڑھا گیا وہ اسوقت ہر ایک مسلمان کے نزدیک اسکے حقیقی بھائی سے بھی زیادہ عزیز بنجاتا ہے۔

وہ ہماری طرح نو مسلم کو گیدڑ والا پروانہ دیکر در در کی خاک نہ چھنواتے تھے۔ انکا ہر ایک قول و فعل اسکا گواہ تھا۔

مسلمان اور غلام

حضرت عمرؓ کے عہد میں قیساریہ کی فتح کے وقت شوستر کے بعد جب جندی سابور پر حملہ ہوا۔ اور کئی دن تک محاصرہ رہا۔ ایکدن شہر والوں نے معوذ شہر کے دروازے کھولدیئے۔ اور نہایت اطمینان کیساتھ لوگ تمام اپنے کاروبار میں مصروف ہوئے۔ مسلمانونکو انکے اطمینان پر تعجب ہوا۔ اور اسکا سبب دریافت کیا شہر والوں نے کہا کہ آپ ہمکو جزیہ کی شرط پر امن دے چکے ہیں۔ اب کیا جھگڑا رہا۔ سب کو حیرت ہوئی۔ کہ امن کسنے دیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ ایک غلام نے لوگوں سے چھپا کر امن کا رقعہ لکھدیا تھا۔ فوج کے سپہ سالار نے کہا کہ ایک غلام کی خود رائی حجت نہیں ہو سکتی۔ شہر والے کہتے تھے کہ ہم آزاد اور غلام نہیں جانتے آخر حضرت عمرؓ کو خط لکھا گیا۔ انہوں نے جواب میں لکھا۔ کہ مسلمانونکا غلام بھی مسلمان ہے۔ اور جسکو مسلمانوں نے امن دیدی تمام مسلمان امن دے چکے۔ اس جواب نے تمام شہر والونکے دلوں میں اسلام کا سکہ بٹھایا۔ اور بہت سے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

پیارے بھائیو! غور کرو یہ تھی اسلام کی تعلیم جسنے تمام دنیا کو رام کر لیا تھا۔ اسلام میں مسلمان اور غلام میں کچھ بھید نہ تھا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم روحانیت پر مبنی ہے۔ اور روحانیت ہیومنٹی کو چاہتی ہے نیشنلٹی کو نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

غلام اور امام

حضرت عمرؓ نے غلاموں کا جو رتبہ قائم کیا اور تمام دنیا کو جو نمونہ دکھلائی اسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ غلاموں کے گروہ میں بڑے بڑے صاحب کمال پیدا ہوگئے جنکی تمام ملک عزت و توقیر کرتا تھا عکرمہ جو ائمہ حدیث میں شمار کئے جاتے ہیں اور جنکو حضرت عبداللہ ابن عباس نے فتوے کی اجازت دی تھی۔ حضرت نافع جو امام مالک رح کے استاد تھے اور جنکے روایات کے سلسلہ کو محدثین سلسلۃ الذہب یعنی سونیکی زنجیر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ دونوں بزرگ مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے غلام تھے۔ اور اسی عہد کے تربیت یافتہ تھے علامہ ابن خلکان نے حضرت امام زین العابدین کے حال میں لکھا ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں لوگ کنیزوں اور کنیززادوں کو سخت حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن جب قاسم (حضرت ابوبکرؓ کے پوتے) اور سالم (حضرت عمرؓ کے پوتے) اور امام زین العابدین سن رشد کو پہنچے اور علم و فضل میں تمام مدینہ والوں سے بڑھ گئے۔ تو خیالات بدل گئے۔ اور لونڈی غلاموں کی قدر بڑھ گئی۔" لیکن ہمارے نزدیک اس قبول اور عزت کا اصلی سبب حضرت عمرؓ کا طریق عمل تھا بے شبہ قاسم و سالم و امام زین العابدین کا نام اس سلسلہ میں لینا میں بے ادبی خیال کرتا ہوں) کے فضل و کمال نے اس مسئلہ پر اثر کیا لیکن اگر حضرت عمرؓ نے امہات اولاد کا وہ رتبہ نہ قائم کیا ہوتا۔ تو ان بزرگوں کو فضل و کمال حاصل کرنیکا موقع کیونکر ہاتھ آتا۔ مگر ہم اس موقعہ پر یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ حضرت عمرؓ نے یہ کوئی نیا سلسلہ نہیں ایجاد کیا تھا۔ اور انکو یہ حق تھا کہ غلامی کی بیخکنی اور غلاموں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کرنا خود بانی اسلام کا مقصد تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے جو کچھ کیا وہ اسی مقصد کی تعمیل تھی امام بخاری نے کتاب المفرد میں غلاموں کے متعلق آنحضرت کے جو افعال و اقوال لکھے ہیں ان سے اس دعوے کی کافی تصدیق ہوتی ہے

اس جگہ ان حوالوں کے پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ ایکطرف اسلام غلاموں کو جو انکے نزدیک جنگلیوں کیا بلکہ وحشیوں اور جنگلیوں سے بھی کم حیثیت رکھتے تھے انہیں چاہ ضلالت سے نکال کر اپنی چھاتی سے لگا رہا ہے۔ دوسری طرف ہم ایسے ہونہار ہیں کہ وہ نومسلم جو اپنے آبائی خاندان سے بھی ممتاز ہے۔ اور علم و فضل میں بھی قدیمی مسلمانوں سے کم نہیں اسے ہم مساوات دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کوئی معزز مسلمان اسکا رشتہ ناطہ نہیں کریگا۔ اور نہ ہی نہایت آسانی سے اُسے اپنے پلیٹ فارم پر قدم رکھنے دیگا۔ گویا قدیمی نخوتخیال سے ہم آجکل کے نومسلموں کو پرانے غلاموں سے بھی بدتر خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ خدارا اس ضد کو چھوڑو جو آپ کی پناہ میں آئے اسے پناہ دو۔ اپنے مہمان کو مت دھتکارو کیونکہ اس سے تمہاری فتح ہے۔ جو تمہاری پناہ میں آئے۔ تم اسپر رحم کرو کیونکہ رحم کا اجر عظیم ہے۔ مبارک وہ جو بیکسو پر رحم کھاتا ہے کیونکہ پر خداوند کریم اسپر رحم کرتا ہے۔

غلام اور اسلام

میں بار بار غلاموں کا ذکر اس واسطے کرتا ہوں کہ آجکل جو ہمارے بھائی مسلمان نومسلموں سے اسقدر نفرت کرتے ہیں۔ انہیں مساوات دینے کے لیئے تیار نہیں وہ خدا کے لیئے اپنے بزرگوں کے طرز عمل کو دیکھیں۔ کہ انکے بزرگ نومسلم تو ایک طرف رہے غلاموں کے ساتھ کیسا برادرانہ سلوک کرتے تھے حضرت عمرؓ نے بدر وغیرہ کے مجاہدین کی جب تنخواہیں مقرر کیں تو انکے غلاموں کی بھی انہی کے برابر تنخواہ مقرر کی۔ اور بعد کی تمام کارروائیوں میں بھی انہوں نے یہی اصول ملحوظ رکھا اضلاع کے جو عمال تھے ان سے آپ ہمیشہ یہ دریافت کرتے رہتے تھے۔ کہ غلاموں کے ساتھ انکا برتاؤ کیسا ہے چنانچہ اگر یہ معلوم ہوتا۔ کہ وہ غلاموں کی عیادت کو نہیں جاتے۔ تو صرف اسی جرم پر انہیں موقوف کیا جاتا۔ اکثر غلاموں کو بلا کر ساتھ کھانا کھلایا کرتے تھے اور حاضرین کو سنا کر کہتے تھے کہ خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جو غلاموں کے ساتھ کھانا کھانیکو عار کرتے۔ سرداران فوج کو لکھ بھیجا۔ کہ اگر تمہارا کوئی غلام کسی قوم کو امان دے تو وہ امان تمام مسلمانوں کی طرف سے سمجھی جائے اور فوج کو اسکا پابند ہونا ہوگا۔ چنانچہ ایک سردار کو یہ الفاظ لکھے ان عبد المسلمین من المسلمین ودمۃ من رمتھم بجوز امانہ۔

اب ذرا غور کرو کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے اور ہم کس طرف کو جا رہے ہیں۔ اسلام غلام کیا تھا وہی مساوات کا برتاؤ کرتا ہے جس مساوات کو وہ ایک مسلمان کے لیئے ضروری سمجھتا ہے۔ گویا کوئی غلام مشرف بہ اسلام ہو کر غلام رہتا ہی نہیں۔ وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہے۔ اسے وہی حقوق حاصل ہیں وہ انہیں مساوات کا مستحق ہے جو دوسرے مسلمان کے لئے ہیں مگر آجکل ہم غلام کو مساوات دینی تو الگ رہی نومسلم کو خواہ وہ کتنا ہی ممتاز کیوں نہ ہو ہم کبھی بھی اُسے وہ حقوق دینے کے لیئے تیار نہیں جو دوسرے مسلمان کو حاصل ہیں۔ اب آپ خود ہی خیال فرمالیں کہ جب صورتحال یہ ہے تو ترقی ہو تو کس طرح اور لوگ مسلمان ہوں تو کس پر اپنی موجودہ حالت کو دیکھ اور آہ فلک دوز کھینچکر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ؎

مسلماں در گور و مسلمانی در کتاب

قبطی اور رومیوں کا مسلمان ہونا

سنہ ۶۴۲ء میں جب اسکندریہ کی فتح ہوئی۔ اور اس فتح میں نہایت کثرت سے قبطی اور رومی گرفتار ہوئے تو فوج کے سپہ سالار نے دربار خلافت کو لکھا کہ انکی نسبت کیا کیا جاوے۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا کہ سب کو بلا کر کہدو کہ انکو اختیار ہے مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر قائم رہیں اسلام قبول کرینگے تو انکو وہ تمام حقوق حاصل ہونگے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں ورنہ جزیہ دینا ہوگا۔ جو تمام ذمیوں سے لیا جاتا ہے اسکے بعد جو مسلمان ہوئے۔ ان نومسلموں کو دوسرے مسلمانوں

KHILAFAT LIBRARY

نے اپنی چھاتی سے لگایا اپنی لڑکیاں انکو دیں اور انکی لڑکیاں لیں گویا قدیمی اور نومسلموں میں کوئی بہن بھید نہ سمجھا گیا۔ مگر ہائے آجکل کیسی اندھیر نگری ہی ایک نومسلم اپنے تمام خویش اقارب سے رشتہ توڑ کر اپنی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سے ہاتھ دھو کر مشرف بہ اسلام ہوا اور خواہ وہ اپنے آبائی خاندان کے لحاظ سے کتنا ہی ممتاز کیوں نہو اور کتنی ہی ذاتی خوبیوں والا کیوں نہو کوئی معزز مسلمان اُسے اپنی لڑکی دینے کے لیئے تیار نہیں ہوگا۔ اور بعض صورتوں میں تو اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی ہتک عزت سمجھا جائیگا گویا نو مسلم کو ایک غلام سے بھی بدتر خیال کیا جاتا ہے اب ترقی ہو تو کیونکر اور اسلام پھلے پھولے تو کس طرح آہ! میں اس دکھڑے کو کہاں تک روتا جاؤں کوئی غیرتمند مسلمان ہے۔ جس کی رگ حمیت جوش مارے اور وہ اپنی قوم کو اس طوفان سے نکالے۔ کوئی دردمند دل ہے۔ جو اپنے قومی بیڑے کو اس بھنور سے نکالے

نومسلموں کے متعلق حضرت فاروق اعظم کا حکم

جو شخص عامل مقرر ہوتا تھا اُسے حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک فرمان عطا ہوتا جس میں اسکی تقرری اور اختیارات اور فرائض کا ذکر ہوتا اسکے ساتھ بہت سے مہاجرین اور انصار کی گواہی ثبت ہوتی تھی جس میں مندرج تھا کہ نومسلموں کی تالیف قلوبی کرو اور کسی صورت میں بھی انکی دل شکنی کو روا نہ رکھو ان کو رشتے دو اور ان سے رشتے لو۔ ان سے کسی بات میں بھی اپنے آپکو ترجیح نہ دو۔"

یہ تھا اس شیر خدا کا حکم جس کی تربیت آنحضرتؐ کے زیر سایہ ہوئی تھی۔ اور جسکا حال اور قال آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھا۔ آؤ بھائیو! اب ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس حکم پر چلنا اپنا ایمان سمجھتے ہوں آہ! میں اس دکھڑے کو کہاں تک روتا چلوں یہ رونا

اسلام کی سستی میں آہنی دیوار کا کام کر رہی ہے۔ اسی توڑنے کے لیئے زبردست دلوں کی ضرورت ہے۔ جو پہلے اس دروازہ کو کھٹکھٹائیں اور اگر کھٹکھٹانے سے نہ کھلے تو توڑیں اور اگر نہ ٹوٹے تو اس دروازہ کے آگے خود کٹ مریں۔ اور پھر ایسے شہیدوں کا خون فوارے کی طرح چھوٹکر سیدھا آسمان کی طرف جائے۔ جسکو فرشتے خیر مقدم کہیں اور پھر وہ اسلام کی زمین پر گر کر اسے سیراب کرے آہ! کیا ایسے دردمند دل ہیں جو پیارے اسلام کی خاطر سینہ سپر ہوں

اخوت اسلام

اسلام نے دنیا میں جس اخوت کا رشتہ قائم کیا ہے وہ روئے زمین پر اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اسلام کے یہ خلاف ہے۔ کہ کسی کلمہ گو کو اپنے سے ذلیل سمجھا جائے۔ سلجوقی ابتداً کیا تھے بالکل معمولی قسم کے ترک جنکو خلافت عباسیہ کے غلاموں سے زیادہ وقعت حاصل نہ تھی۔ لیکن مشرف بہ اسلام ہونیکے بعد وہی سلجوقی تھے جنکے عقد نکاح میں خلفائے بنی عباس اور جانشینان حضرت رسالت کے شاہزادیاں دی گئیں" مگر آج ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہم میں وہ مہر و محبت نہیں رہی وہ اخوت اٹھگئی۔ اور برادرانہ تعلق جاتے رہے۔ بھائیو! غور کرو اور اپنے معاملہ پر اور پھر ٹٹولو اپنے دلوں کو کہ ہم کیا سے کیا بنگئے۔ ہائے وہ مسلمان جنھوں نے تمام دنیا کو ایک سلک میں منسلک کرنا تھا۔ آج خود جھاڑ کی سینکوں کی طرح بکھر رہے ہیں۔ زمانہ بدل گیا رنگ ڈھل گیا۔ آج شادی وغیرہ ہونی تو درکنار۔ بعض نا عاقبت اندیش نومسلموں کے ساتھ بیٹھکر کھانا بھی اپنے کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور انکے ساتھ ہاتھ ملانیکو ہتک عزت خیال کرتے ہیں۔ کہاں تو وہ مسلمان جو نومسلموں کو اپنی چھاتی سے لگاتے تھے اور کہاں آجکل کے مسلمان جو نومسلموں کے ساتھ سیدھے منہ بات کرنی بھی اپنی ہتک عزت سمجھیں ع

ازیں تفاوت از کجا است تا بکجا

سلاطین غوری کے رشتہ ناطے کھوکھروں کے ساتھ

کہو کہر اگرچہ بالکل وحشی اور غیر مہذب تھے۔ مگر سلطان شہاب الدین غوری نے انہیں دربار میں بلاکر دین حقہ کی تبلیغ کی اور انکے مائل بہ حق ہونے پر بکمال خوشنودی ظاہر فرمائی اور پھر ایک بڑا بھاری دربار عام کیا جس میں ان سب کو اپنے برابر بٹھلا کر خود ہی کلمہ شہادت پڑھایا اور پھر چند عبائیں جو بطور تبرک خاص مکہ و معظمہ سے آئی تھیں انہیں بطور خلعت پہنایا اور انہیں اپنے ساتھ بٹھلا کر کھلایا اور شاہی خاندان میں انکے رشتے ناطے کیئے اب خیال فرمانے کی بات ہے کہ کہاں تو سلطان شہاب الدین غوری جس کے جلال اور سطوت سے رعایا تھر تھر کانپتی تھی اور کہاں کہو کہر جیسے اجڈ اور وحشی قوم جسکو مسلمان بناکر انہیں اپنے ساتھ کھلاتا اور خاص شاہی خاندان میں انکے رشتے ناطے کرتا ہے درحقیقت مسلمان وہ تھے۔ ہم نام کے مسلمان اسلام کی حقیقت کو کیا جانیں اگر وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوتے۔ تو ان سبکو رسمی کلمہ پڑھا کر ایک گیدڑ والا پروانہ لکھکر دیدیتے کہ جاؤ جاؤ در در کی بھیک مانگتے پھرو۔ آئندہ تمہارے زندگی کا یہی شغل رہیگا۔ اب آپ ہی خیال فرمادیں کہ جب نومسلموں کے ساتھ ہمارا یہ سلوک ہے تو پھر اسلام بڑھے تو کس طرح اور ترقی ہو تو کیسے ہے

دہیل کا ہندو اور محمد بن قاسم

جب محمد بن قاسم سندھ میں وارد ہوئے اور کسی شہر پر آپ چڑھائی کرتے تو پہلے انہیں تبلیغ حقہ کا پیغام بھیجتے۔ مسلمانوں کے نیک نمونہ کو دیکھکر ایک دہیل کا ہندو مشرف بہ اسلام ہوا جسکا اسلامی نام مولانا اسلامی رکھا گیا۔ مسلمان کرنے کے بعد محمد بن قاسم نے اسے گیدڑ والا پروانہ لکھکر نہیں دیا بلکہ اسکی شادی کا انتظام اپنی کنبہ میں کرادیا گویا وہ مسلمان ہونیکے بعد انکا حقیقی بھائی بنا عام مسلمانوں اور اس نومسلم میں کچھ بھید نہ تھا۔ اور اس نیک

KHILAFAT LIBRARY

نمونہ کا یہ ازہوا۔ کہ تمام سندھ جس میں ہندوؤں کے بڑے بڑے معزز خاندان آباد تھے۔ بطیب خاطر مشرف باسلام ہوگئے۔ یہ محمد بن قاسم کے ہی قدوم میمنت لزوم کا اثر ہے کہ آج سندھ کیں دوسرے صوبوں سے زیادہ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ آخر میں کہاں تک گنتا چلا جاؤں۔

اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ اور ہندو قوم

آج ہندو اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نہایت رکیک الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر دراصل وہ ایسا نہ تھا۔ اسکے حال وقال سے بتصریح یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جس طرح مسلمانوں کے لیئے اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے سے بہشت کا دروازہ کھلجاتا ہے۔ اسی طرح وہ چاہتا تھا کہ ہندوؤں کے لیئے بھی بہشت کا دروازہ کھلجائے اسکا دل اسبات کو گوارہ نہ کرتا تھا۔ کہ ہندو اس نعمت سے محروم رہیں چنانچہ اسکی نیک نیتی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ وہ جسکو مسلمان بناتا اپنے خاندان میں اسکا رشتہ کردیتا تھا اور بڑے بڑے عہدوں پر تعینات کرتا تھا۔ وہ آجکل کے مسلمانوں کیطرح ٹوٹل پورا کرنے کے واسطے کسیکو مسلمان نہیں بناتا تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ مسلمان بناکر اُسے اپنی کھوہ میں نہ لیتا اور نہ ہی انہیں معزز عہدوں پر تعینات فرماتا

مسلمانان درگور اور مسلمانی در کتاب

ذرا غور کرو ان خدا کے پیاروں کے حالات پر اور پھر ٹٹولو اپنے دلوں کو انکی ایمانداری کی اٹل اور اسٹ کوشش کیا رنگ لائی انکی حیرت انگیز کوششوں سے ساکنانِ ہند تنتیس کروڑ دیوتاؤں کی پرستش سے بیزار ہوکر توحید کی پرستار بنی قیصر کے قصر اور کسریٰ کے ایوان پر اسلام کا جھنڈا اڑنے لگا۔ ایشیا کے میدانوں اور یوروپ کے پہاڑوں میں اللہ اکبر کی صدائیں گونجنے لگیں۔ انہیں بزرگوں کی محنتوں اور تکلیفوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اس تیزی و خوبی سے پھیلا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے انہیں کی تکلیفوں اور بردباری کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ خدا کے نام کی منادی جنگل اور دیار اور پہاڑ اور ویرانہ اور آبادی میں ہوگئی انہیں کی وہ دل کو کپکپا دینے والی تقریریں تھیں اور انہیں کے وہ نیک نمونے تھے جنہوں نے سنگدل سے سنگدلوں کو موم بنادیا انہیں کے وہ پاک کلام تھے جنہوں نے وحشیوں کے دلونکو اسلام کے پاک عقاید سے روشن کردیا انہی کی بدولت بت خانوں میں گھنٹونکی مکروہ صدا کے بدلے اللہ اکبر کی دلربا آواز آنے لگی۔ انہیں کی کوششوں کے پہلے ایران کے آتشکدوں میں آگ کی بجائے خدا کے کلام کی روشنی ہونے لگی شرک اور بت پرستی کا پوپ گڑھ بیچوں بیچ گر پڑا بے شبہ وبے نمونہ خدا کی منادی جہان میں پھر گئی بت خانے ویران ہوگئے۔ آتشکدے ٹھنڈے پڑگئے۔ تثلیث کا طلسم ٹوٹا دہریت کا باطل خیال باطل ہوگیا۔ اور تنتیس کروڑ دیوتا کے گورکھ دھندے سے نکال کر ایک وحدہٗ لاشریک سے لگن لگادی۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ سچ آیا اور جھوٹ بھاگا۔ بیشک جھوٹ بھاگنے والا ہے۔ لاریب انہیں کا حق تھا۔ جس کی بدولت اس امت نے خیر الامم کا لقب پایا۔

مناظروں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا؟

آجکل رموز حقیقت کو چھوڑ کر مناظرہ پر بہت زور دیا جارہا ہے۔ مگر اس سے فائدہ خاک بھی نہیں بلکہ اس سے الٹی آزردگی اور کشیدگی اور تنفر بڑھتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حتی الوسع مناظرہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ مناظرہ میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ اور اس کے مفاسد اسکے فوائد کی نسبت کہیں زیادہ ہیں مناظرہ تمام اخلاق ضمیمہ مثلاً ریا بخل کینہ تکبر عداوت اور فخر کا منبع ہے اور جس میں یہ باتیں ہوں وہ کبھی بے نفس ہوکر سچائی کا اظہار نہیں کرسکتا اسلیئے اگر آپ اپنی بھلائی چاہتے ہیں تو مناظرہ کو یکدم موقوف کردو اور اس کی بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔ کہ قولاً نہیں بلکہ فعلاً پھر دیکھو بفضل خدا اسلام کس سرعت سے پھیلتا ہے۔

ہم اور ہماری ہمسایہ قومیں

جب کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسلام کی خوبیوں سے مستفیض ہوکر دوسری قومیں اپنے وارے نیارے کررہی ہیں مگر ہم انکو دیکھکر کفِ افسوس ملتے ہیں جو لوگ مذہبی دنیا سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھائی وت سنگھ جی گیانی کے نام نامی سے ناواقف نہیں ہونگے۔ بھائی وت سنگھ جی گیانی ہی موجودہ زمانہ کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے سکھوں میں زندگی کی روح پھونکی۔ انہیں کی ان تھک کوشش کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آجکل پندرہ گورمکھی کے اخبار سکھوں میں پرچار کررہے ہیں انہیں کی بے نفس سعی کا یہ ثمرہ ہے کہ آج سکھوں میں زندگی کے آثار نمایاں ہیں۔ مگر بہت لوگوں کو یہ کم معلوم ہوگا۔ کہ بھائی وت سنگھ جی گیانی کون شخص تھے۔ اگر اسلام میں وہ آتے تو ہم لوگ مصلی مصلی کہکر انکا ناک میں دم کردیتے۔ ساتھ بیٹھکر کھانا تو ایک طرف رہا کوئی چھوتا تک بھی نہ مگر سکھوں نے بھائی وت سنگھ جی گیانی کی قدر کی۔ جسکا ثمرہ انہیں یہ ملا۔ کہ آج خالصہ بہادر دنیا کی زندہ قوموں میں شمار کیئے جاتے ہیں۔ مگر کہاں ہیں ہمارے مسلمان بھائی وہ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ کہ کسطرح دوسری قومیں اسلام کے سنہری اصولوں سے مستفیض ہوکر اپنے وارے نیارے کررہی ہیں میری عمر اسوقت پانچ یا چھ سال کی ہوگی جبکہ بھائی وت سنگھ جی گیانی کو دیکھا کہ آپ گرنتھ صاحب کا پاٹھ کررہے ہیں۔ اور ایک چھتری آپ کو چنور کررہا ہے اور ایک سکھ سردار آپ کی جوتی جھاڑ رہا ہے یہ ہیں زندہ قوم کی زندہ نشانیاں اگر یہی شخص اسلام میں آتا۔ میل ملاپ تو ایکطرف رہا کوئی تک ہینڈ بھی نہ کرتا البتہ مصلی مصلی کہکر خوب گوڑیا نڈھا جاتا۔

مسلمان اور آریہ صاحبان

آجکل آریہ بھائی اچھوت اتوتھار

KHILAFAT LIBRARY

ابھار نیکی دہن میں لگے ہوئے ہین اور اس میں انہین ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ انکے پر چارک خانہ بدوش قوموں میں جاکر وعظ کرتے ہیں اگر وہ صورت سے وہ گھبراتے نہیں بلکہ انکے ساتھ محبت کرتے ہیں اور پریم سے انکے دلونپر فتح پاتے ہیں۔ اور پھر وہ انہین سدھرکے انکو گیدڑ والا پروانہ دے کر" دردر کا فقیر نہیں بناتے۔ بلکہ انکے اور انکے بچوں کے لیئے مدرسے کھول رکھے ہیں۔ جسجگہ انہین علم پڑھا کر انسان بنایا جاتا ہے۔ میں نے بہت سے اچھوت ذاتونکے لڑکے ڈی۔ اے وی کالج میں دیکھے جو بی۔ اے وغیرہ میں تعلیم پارہے ہیں وہ لڑکے جو آج سے پندرہ بیس سال پہلے بہوتنے تھے۔ آج ایک باہمت قوم کے طفیل انسان بنگئے۔ اور کالج سے نکلکر یہی لوگ قوم کے بازو بنینگے۔

بہادرو! سستی کو چھوڑ دو!

مسلمان بھائیو! آپ اپنے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھ لو کہ ہمیں اپنی زندگی قائم رکھنے کے لیئے کسقدر جد وجہد کی ضرورت ہے اٹھو! اور ہوشیار ہوجاؤ۔ رات ہے تو دن کا انتظار نہ کرو دن ہے تو رات کے منتظر مت رہو نومسلموں سے نفرت کرنا چھوڑ دو۔ انکو اپنی چھاتی سے لگاؤ۔ کیونکہ وہ تمہاری پناہ میں آئے ہیں انکو انسان سمجھو ان سے میل جول رکھو انکے ساتھ کھاؤ پیو انکے ساتھ رشتے ناطے کرو۔ کیونکہ خدا نے انکو بھی انسان بنایا ہے تم اچھوت ذاتیوں میں جاکر اسلام کا وعظ کرو اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اسکے اصول بینظیر ہیں کیونکہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ لوگ اسلام کی سچی تعلیم کو سن کر اسکے اعلیٰ اصولونکو دیکھکر خود بخود کشاں کشاں اسلام کی طرف امڈے چلے آئینگے۔ مگر خدارا مسلمان بنا کر ان سے بھیک مت منگواؤ بلکہ انکے لیئے سکول کھولو جس میں دینیات کی تعلیم کے علاوہ انہیں کچھ ہنر سکھلاؤ۔ تاکہ وہ اپنا پیٹ آپ بھریں۔ ان کے حسب مراتب انہیں رشتے ناطے دو۔ تاکہ وہ تمہارے اور تم انکے بھائی بڑے مدماغ والونکو بڑے پیٹ والونپر ترجیح دو کیونکہ نیک راہ یہی ہے۔ جو تمہارے گھر پر چل کر آتے ہیں انہیں محبت کرو۔ کیونکہ محبت کا پھل نہایت شیریں ہے۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی طرح اپنی کفو میں لو کیونکہ پھر وہ تمہارے اور تم انکے نجائز گے۔ وہ چیز جو تم اپنے لیئے پسند نہیں کرتے نومسلموں کے دسترخوان پر مت چنو کیونکہ اس سے کوئی عقلمند خوش نہیں ہو سکتا

جن لوگوں نے سچے دین کے لیئے اپنے پیارے والدین کو چھوڑ دیا اپنے وطن سے جلاوطن کیے گئے۔ انکے اپنے خون کے پیاسے بنگئے۔ انہیں ناحق آزمائش میں مت ڈالو۔ مبادا وہ ٹھوکر کھا جائیں انہیں اپنی چھاتی سے لگاؤ۔ تاکہ انکے زخمی جگر پر مرہم لگے۔ ان سے محبت کرو۔ کیونکہ محبت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ انہیں اپنی کفو میں لیکر اپنا بناؤ۔ تم اپنا حال وقال اپنے بزرگونکی طرح بناؤ۔ تاکہ راہ چلتا مسافر بھی ع

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اتنے پر بہت بناوٹ اور کروکر وکچکا

آخر میں اس دعائیہ فقرہ سے اپنے اس ناگوار مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ اے خدا جو تو اجڑی ہوئی بستیوں کو آباد کرتا ہے۔ جو غریبونکو آسودہ حال کرتا ہے۔ جو خشک کھیتیونکو اپنے پریم کی جھڑی سے سرسبز کرتا ہے۔ نا امیدونکی امیدونکو بر لاتا ہے ہمارے حال زار پر بھی رحم فرما۔ تاکہ تیرے رحم کے طفیل ہم گہری نیند سے اٹھیں۔ اور ہم میں بھی وہی روح پیدا ہو جائے۔ جسکو لیکر ہمارے بزرگان سلف نے چار دانگ عالم میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ آمین یارب العالمین

KHILAFAT LIBRARY

تعلیم انجیل و حدیث نبی عربی صلعم

مخدومی ہمارے قابل دوست ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا سے اعلاء کلمۃ الحق کی اشاعت کے لیئے آپکے دل میں خاص تڑپ ہے۔ اور یہ بات بھی مسرت سے سنی جائیگی کہ آپ عرصہ سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں انگریزی مضامین دیکر قبلہ جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کا ہاتھ بٹاتے رہتے ہیں اور ہم دل وجان سے متمنی ہیں کہ قوم کے دیگر انگریزی خوان نوجوان بھی ماسٹر صاحب کے نیک نمونہ کی پیروی کرکے اپنے جوہر سے عوام الناس کو مستفیض کریں۔ (ایڈیٹر)

دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور رکھتی ہے۔ مگر یہ بھی ایک امر مشاہدہ میں ایک امر ہے۔ کہ لوگ بعض چیزونکو بعض پر بسبب ایک کے زیادہ مفید ہونیکے ترجیح دیا کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ اسکی تشریح کی ضرورت نہیں لہذا ان چند سطور حضرت مسیح کی اور حضرت نبی کریم صلعم کی حدیثوں میں ایک ایک حدیث کا موازنہ کیا جائیگا۔ لیکن موازنہ کرتے وقت ممکن ہے کہ ایک مخالف دوسرے فریق کی ایسی بات کو لے جو ایسی عمدہ نہ ہو کیونکہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہر ایک مذہب میں چند عمدہ باتیں بھی ہوتی ہیں اور بعض عمدہ تو ہوتی ہیں مگر ایسی اعلیٰ درجہ کی نہیں ہوتی جیسا کہ دوسری باتیں ایسی ایک محقق کے نزدیک یہ بات تب ہی قابل سماعت ٹھہر سکتی ہے کہ دوسرے فریق کی بھی اعلیٰ تعلیم کو لیا جائے اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم انشاء اللہ مسیحونکی اس تعلیم کو لیں گے جن پر انکو بھی ناز ہو اور دنیا کے سامنے بڑھ چڑھکر پیش کرتے ہوں ایسا کرتے ہوئے ہم کسی کے نشانہ اعتراض نہیں ٹھہرینگے۔

ایک دوسرا امر بھی ہے جس کا پیش کر دینا ضروری ہے کہ جب ہم مقابلہ اور موازنہ کرینگے تو معاذ اللہ اس سے یہ غرض نہیں کہ کسی کی تحقیر مدنظر ہو نہیں ہم اس تعلیم کی عزت کرتے ہیں اور اس کی حق وحکمت پر مبنی سمجھتے ہیں

لیکن جسوقت معاملہ اعتباری فوقیت کا آپڑتا ہی اسوقت مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے کہ فلان چیز فلان کے مقابل میں کچھ نہیں اسلیئے ان سطور میں جو کچھ لکھا جائیگا وہ اسی رنگ میں سمجھا جائیگا۔

اناجیل موجودہ میں یہ تعلیم موجود ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں تو تم بھی دوسروں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ جو تم پسند نہیں کرتے۔ کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہ تم بھی دوسروں کیساتھ مت کرو۔ واقعی یہ تعلیم قابل قدر ہے اور جس قدر اسپر فخر کیا جائے بجا ہے مگر جسقدر سے مراد اسجگہ اسکی حد کے اندر ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ہی دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ وہ علیحدہ جنگل میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اور کسی دوسرے سے اسقدر سروکار رکھنا نہیں چاہتا اب بتلائیے کہ اگر ایسا شخص یہ خیال کرے کہ مجھ کسی کی احتیاج نہیں۔ میں دنیا کے بکھیڑوں میں پھنسنا نہیں چاہتا۔ دنیا دارالابتلا ہی جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنا اچھا ہے

اس خیال میں پھنسکر وہ دنیا سے کنارہ کشی کرنا چاہتا ہی اور ہے وہ عیسائی اب مصیبت آنکہ یہ بنتی ہے۔ کہ عیسائی مذہب اسکو ان سے روکتا نہیں بلکہ وہ ایسی زندگی کو گرہست پر ترجیح دیتا ہے تو ایسا شخص اس تعلیم سے بھی فائدہ اٹھا یگا۔ کہ جب میں کسی سے نیک سلوک کا امیدوار نہیں تو مجھ کیا ضرورت پڑی ہی کہ میں سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے کپڑے پہنوں اب کوئی مسیحی صاحب فرمائیں کہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم اسے کہانتک روک سکتی ہی اور بنی نوع کے اخلاق پر اسکا جو حصہ ہی اسکا تو خاتمہ بالخیر ہی ہو جاتا ہی عمل کی مخالفت موجودہ حیثیت اور اناجیل مروجہ کا پہلا کام ہی لہذا اسمیں بنی نوع کی جڑ پر یہی تعلیم ایک کلہاڑے کا کام دینے لگے گی۔

اسکے مقابل پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دیکھئے کہ آپ بھی اس تعلیم کو کس رنگ میں فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اے مسلمانو! تمہاری نجات ایمان پر موقوف ہے اور ایمان کہ تمہارا ایمان رکھنا اور مومن کہلانا ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ تم اپنے بھائیوں کے لیے وہ چیز نہ پسند رکھو جو اپنے نفسوں

کیلئے کرتے ہوں یہاں دیکھئے کہ ایمان دار انسان بجز اس عمل کے ہو ہی نہیں سکتا۔ کہاں وہ پہلی انجیلی تعلیم اور کہاں یہ نبی امی صلعم کی تعلیم سے۔ ہیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اسی کے ضمن میں اس امر کو بھی ملاحظہ کر لیجیے کہ عیسائی تعلیم کا منشا خود غرضی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اسکے موجب دوسرے کے ساتھ تو نیک سلوک تب ہی کریگا۔ جب اپنا خیال پہلے کر لیگا۔ جہاں اپنا فائدہ کوئی نہیں وہاں حسن سلوک بھی کوئی نہیں۔ مگر اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ بس فائدہ اسی میں ہی کہ تم دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرو اگر ایسا نہ کرو گے تو تم پر ایماندار نہیں عمل اور قول کا فرق بین بھی یہیں نظر آجاتا ہے۔

پھر عیسائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ اسلام میں جو اچھی تعلیم ہے وہ بائبل اور انجیل سے چرائی گئی ہی اب وہ یہاں غور کریں کہ آیا یہ تعلیم چرائی ہوئی ہے۔ یا بائبل اور انجیل کی تعلیم میں جو نقص رہگیا تھا۔ اسکو پورا کیا ہے امید ہے کہ اللہ افشاق اور تجلی فرور اسپر توجہ فرماویں گے؟

کچھ عرصہ کے لئے خاص رعایت

مندرجہ ذیل کتابیں جو پوری قیمتوں پر بھی دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہیں ناظرین اخبار ہذا کو کچھ عرصہ کے لئے خاص رعایت سے دیجاویگی۔ مطلوبہ کتب جلد منگوا لیجئے اور اپنے دوست احباب کو بھی اس رعایت سے مطلع فرما دیجئے ورنہ کتابوں کے ختم ہو جانے یا میعاد گذر جانیکے بعد افسوس کرنا پڑے گا۔

قابل دید ناول

بوستان خیال	عمدہ	۶ر	پشیمانی	۱۰ر	۱۲ر
وہ عورت جسنے کرکے کھایا	۱۲ر	۳ر	تصویر حسرت	۱۲ر	۶ر
کامنی المرد و حسن فریب	۸ر	۳ر	حیرت	عمدہ	۶ر
فاتحہ بنگال	عمدہ	۶ر	جادوگر	عمدہ	۴ر
حسن موہنی	۱۲ر	۳ر	شعبدہ نیکی	عمدہ	۸ر
تیز چاقو	۶ر	۳ر	جمیل و شکیلا	۱۴ر	۳ر
فوٹو کی عاشق	۶ر	۳ر	ایم اے بنا کیسی میری مخ	عمدہ	۴ر
انجام معصیت	۱۲ر	۳ر	چنچل کماری	۸ر	۲ر
ایشیائی شاعری	عمدہ	۶ر	حسن اتفاق	۸ر	۳ر
لکشمی	عمدہ	۶ر	گیتی آرا	۸ر	۴ر
منصور موہنا مصنفہ	عمدہ	۵ر	چندر مکھی	۸ر	۴ر
حسن انجلینا	عمدہ	۵ر	مہر جبیا	۸ر	۳ر
ملک العزیز ورجانا	عمدہ	۵ر	شعبدہ دیانت	۸ر	۳ر
بدر النسا	عمدہ	۶ر	عشق دلفریب	عمدہ	۶ر
			نئی نویلی	۸ر	۴ر
			دلچسپ ہر دو حصہ	عمدہ	۶ر

دلکش ہر دو حصہ	عمدہ	۶ر			
پریم کلا	۱۲ر	۳ر			
شمع سحر	۱۲ر	۶ر			
سحر حرف	۸ر	۳ر			
مہر النسا	عمدہ	۴ر			
زیاد حلاوہ	عمدہ	۱۰ر			
انسپکٹر جبرل	۶ر	۶ر			
خودکشی	۱۲ر	۱۰ر			
پیسہ کا غلام	عمدہ	۵ر			
مسٹریز آف لاہور	عمدہ	۸ر			
دو جورو کا شوہر	۸ر	۳ر			
ارمان دل	عمدہ	۶ر			
دلکش لڑکیاں	عمدہ	۴ر			
کالے کارنامے		۶ر			

سوانحعمری بدھ دیو عمدہ ۶ر
رحاتم طائی ۸ر ۶ر
مہابھارت کلاں ۸ر ۳ر
" خورد ۸ر ۳ر
ٹاڈ راجستھان عمدہ ۴ر
رامائن بالمیکی عمدہ ۵ر
نورجہاں و جہانگیر عمدہ ۶ر
حیات اورنگ زیب ۸ر ۲ر
" حیدر ۸ر ۴ر
" دوست محمد خاں ۸ر ۲ر
" امام ابو یوسف ۸ر ۳ر
" ابن جوزی ۸ر ۳ر
" ابن سیرین ۸ر ۳ر
" ابو اسحٰق شیرازی ۸ر ۳ر
" ابن صائغ الاندلسی ۸ر ۳ر
" ابو حیان غرناطی ۸ر ۳ر
" ابن سمعون ۸ر ۳ر
" امام اعظم ۸ر ۵ر
" مجنوں ۸ر ۳ر
" منصور ۸ر ۵ر

سونے کی چڑیا عمدہ ۶ر
فانوس خیال عمدہ ۶ر
شہزادہ چین عمدہ ۳ر
پدماوت عمدہ ۳ر
مریم عمدہ ۴ر
دھوکا یا طلسمی فانوس عمدہ ۵ر
وقائع نادری عمدہ ۶ر
ایک سے ایک لاکھ پیدا عمدہ ۸ر
توبۃ النصوح عمدہ ۴ر
خیابان اخلاق عمدہ ۶ر
دولت کمانیکا فن عمدہ ۸ر
موتیوں کا جزیرہ عمدہ ۳ر
دربدر روس کے عمدہ ۸ر
عمر پاشا عمدہ ۸ر

تاریخی کتب

سوانحعمری معظم قیصر ۸ر
" سرسید احمد ۵ر ۴ر
" ملا دوپیازہ ۴ر ۱ر
" تانتیا بھیل عمدہ ۴ر
" راجہ بیربر ۴ر ۱ر

سوانحعمری مشہور عالم ۸ر ۲ر
خواتین اسلام ۱۰ر ۵ر
تذکرہ خواتین یورپ عمدہ ۸ر
سوانحعمری شیخ الرئیس ۸ر ۳ر

متفرق کتب

مسلمان میم ۸ر ۱ر
مرات العنا ۳ر ۲ر
ہجرت محمدی ۴ر ۳ر
تبلیغ الاسلام ۴ر ۳ر
سراج محمدی عمدہ ۱۰ر
خصائل محمدی ۸ر ۶ر
بشارت محمدی ۴ر ۳ر
شمع محمدی ۱۲ر ۸ر
محفل محمدی عمدہ ۳ر
باغ اولیا ہند عمدہ ۱۲ر
پیارے رسول کے پیارے حالات عمدہ ۱۲ر
قصص الانبیا ۴ر ۳ر
احسن القصص ۱۰ر ۶ر
خواص قرآنی ۸ر ۴ر
عورت کی تعلیم ۸ر ۴ر

رسم و رواج ۱۲ر ۳ر
الف لیلہ عمدہ ۱۲ر
بدیع الجمال ۴ر ۲ر
معراج نامہ ۴ر ۱ر
دربہ بہشت ۱۰ر ۰ر
اخبار الاخرت ۴ر ۲ر
اشاعت تعلیم ۴ر ۱ر
راز حقانی فیضی مرحوم ۱ر ۰ر
رسالہ اویت ۱ر ۰ر
حکایت الصالحین ۱ر ۰ر
سنا جاوڈا یا صاحب ۱ر ۰ر
قصہ سخی خواص خان ۱ر ۰ر
ہدایت رحیمی ۲ر ۱ر
پنجسورہ مترجم عمدہ ۴ر ۲ر
دعائے گنج العرش مترجم ۴ر ۲ر
نماز مترجم ۲ر ۱ر
نعت بیاض ۴ر ۲ر
پہلا سپارہ معہ ۴ر ۲ر
تفسیر فیضی ۴ر ۲ر

محصول بذمہ خریدار کاتھ منیجر کتبخانہ ٹی۔ سی۔ گجراتی لوہاری دروازہ لاہور

باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری

یہ اس اولیاء اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ہندو کے گھر میں پیدا ہو کر سکھ مذہب کی بنیاد ڈالی جس نے نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر حکومت کی۔ تاثیر باطل چاہئے ہوئے ہے ایسے دشمن دین کا اور فیج اعوج کے زمانہ میں ہندوؤں کے تمام عقاید باطلہ کا کھنڈن کر کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کی تعلیم دیکر جگہ جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اسلام کی سچائی کا ڈنکہ بجا کر کل ہندو پر اتمام حجت کر دی اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور معتبر کتب سے لیے گئے ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے ۱۸×۲۲= کے ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت صرف ۸ر

ایکدرجن کے خریدار سے محض چار روپیہ آٹھ آنہ (بلیہ) یعنی فی کاپی ۶ر

ملنے کا پتہ۔ ایڈیٹر نور قادیان

سومنگلا

یہ ایک مذہبی ناول جو ۱۸×۲۲ کے ۶۰ صفحہ پر ختم ہوتا ہے حال ہی میں لکھا گیا ہے اس میں دو تناسخ تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک پر ایمان تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کا خاکہ ایسے دردبھرے اور دلسوز الفاظ میں کھینچا گیا کہ ایک سنگدل سے سنگدل انسان بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہیگا

قیمت ۲ر مینجر اخبار نور

ارے دوڑو! جلدی دوڑو! جلدی سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اسکے گھر میں کسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا چوتو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں عرق کافور کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھتے ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کیا ہوا ہیضہ کی اعمل دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ایک شیشی سے لیکر چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کے مانند ہوتی ہے۔ یہ ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لیے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لیے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

پیپرمنٹ کا تیل

پیٹ کا درد بدہضمی اور ریاح کے فساد میں یہ ایک بہت مشہور دوا ہے۔ یہ پیپرمنٹ آفریقہ سے منگایا جاتا ہے ولایتی پیپرمنٹ سے یہ کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہے اس پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملا کر ایک کی تین بنا کر لوگ بازار میں بیچتے ہیں ۱ر فی شیشی آدھ اونس محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے لیکر بارہ شیشی تک ۵ر

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶

تاراچند ایند سنز کلکتہ

اصلی میرا اور میرٹکا سرمہ سلاجیت

اصلی میرا اور میرٹکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہوا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق تیار کیا گیا ہے۔ اور اصلی میرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی میرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد مجھکو کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا جائز حقدار ہے۔ اسکے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند جالا پھولہ اور دیگر امراض چشم کے لیئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۸ر قسم دوم ۴ر قسم سوم ۲ر اصلی میرا قسم اول ۴ر قسم دوم ۲ر

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشہی لطعام قاطع بلغم ذریاح دافع بواسیر وجذام واستسقا و زردی رنگ دیگر نفس وتیخوخیت وفاد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول وسیلان منی وبیوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت فیتولہ ۸ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی لٹھے صافے سفید اور بلوچی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب